Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

فون ۲۹۷۹

چندہ سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

فی پرچہ ۱؍

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے

جلد ۳۸/۴ | ہفتہ ۱۷ صفر ۱۳۷۰ھ ۲ فتح ۱۳۲۹ ش ۲ نومبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۷۷

مختصرات

کراچی یکم دسمبر۔ پاکستان میں اقوام متحدہ کی ایسوسی ایشن ۱۰ دسمبر ۱۹۵۰ء کو ایک استقبالیہ تقریب میں انسانی حقوق کا دن منائے گی۔ اس تقریب میں کابینہ کے وزراء اور کراچی میں بیرونی سفارت خانوں کے افسران اعلیٰ بھی شریک ہوں گے۔

بنگ کاک۔ یکم دسمبر۔ سیام کے وزیر اعظم اور بنگ کاک کے برطانوی سفارت خانے میں مختار الامور مسٹر رچرڈ نے ایک فضائی معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔

بغداد۔ یکم دسمبر۔ ترقی و تعمیر جدید کے بین الاقوامی بنک کا جو مشن عراقی منصوبوں کا جائزہ لینے کے لئے آیا ہوا ہے اس نے تسلیم کیا ہے کہ عراق کو دس لاکھ دینار دیئے جائیں۔

پشاور۔ یکم دسمبر۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے چار دیہات میں ۱۶۸ آدمیوں پر مجموعی طور پر ۵۱۰۰ روپے کے اجتماعی جرمانے کئے گئے ہیں۔ ان افراد کے تین سرغنوں کو پانچ پانچ سو روپے فی کس کے حساب سے جرمانہ کیا گیا ہے۔

دمشق۔ یکم دسمبر۔ شامی وزارت اقتصادیات نے اسٹار کو بتایا۔ کہ توقع کی جارہی ہے کہ آئندہ چند دنوں میں شامی تجارتی معاہدہ مکمل ہو جائے گا۔

عدن۔ یکم دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امام کے حکم سے شمالی یمن کے صوبہ سعداء میں صوبہ کے گورنر نے سہار اور خولان کے جنگجو قبیلوں کے ۶۰ شیوخ گرفتار کر لیا ہے۔ امام نے ان شیوخ کے پیروؤں کی گرفتاری کے لئے قبائل سے ۶۰۰۰ آدمیوں کی بھرتی کا حکم دیا ہے۔

لنڈن۔ یکم دسمبر۔ اس موسم میں اب تک امریکی کپاس کی برآمد ۴ لاکھ گیارہ ہزار گانٹھ ہوئی ہے۔ جو گزشتہ موسم کے اس عرصہ کی برآمد سے ۳ لاکھ ۳۰ ہزار گانٹھ زیادہ ہے۔

نیویارک۔ یکم دسمبر۔ دو امریکی اخباروں "ڈیلی نیوز" اور "ڈیلی مرر" نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جنرل میکارتھر کو ماننچوریا پر ایٹم بم پھینکنے کا اختیار دے دیا جائے۔

کوریا۔ یکم دسمبر۔ اشتراکی فوجوں نے اقوام متحدہ کی فوجوں کے پیچھے اس قسم کے پمفلٹ پھینکے ہیں کہ وہ ہتھیار ڈال دیں یہ پمفلٹ شمال مغربی محاذ پر پھینکے گئے ہیں۔

پاکستان و افغانستان کی مشترکہ گفتگو

کراچی یکم دسمبر۔ حکومت پاکستان کو امریکہ کی طرف سے ایک تجویز موصول ہوئی ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحدوں کے متعلق مشترکہ گفتگو کرائی جائے امریکہ کا خیال ہے کہ اگر یہ بحث جاری رہی تو ایشیا کا ایک اہم حصہ خطرے میں پڑ جائیگا۔ حکومت پاکستان اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔

ایٹم بم پھینکنے کی خبر سن کر سارے مغربی یورپ میں سراسیمگی پھیل گئی۔ ایٹلی ٹرومین ملاقات کا امکان

لنڈن یکم دسمبر۔ آج کوریا کی جنگ کے عام محاذوں پر نسبتاً سکون رہا لیکن صدر ٹرومین کے اس اعلان سے کہ ایٹم بم پھینکنے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ سیاسی گھا گھمی بہت بڑھ گئی۔ اور مغربی یورپ کے میانہ روی پسند مدبروں نے ایک دھچکا سا محسوس کیا۔ عام فوجی حلقوں میں بھی سراسیمگی سی رہی۔ اور کسی نے بھی اس تجویز کو خندہ پیشانی سے قبول نہیں کیا۔ امید کی جا رہی ہے کہ مسٹر ایٹلی (وزیر اعظم برطانیہ) آج بذریعہ ہوائی جہاز صدر ٹرومین سے ملاقات کے لئے واشنگٹن جائیں گے۔ یاد رہے۔ انہوں نے کل اعلان کیا تھا۔ کہ کوریا میں لڑنے والے دوسرے ممالک کی مرضی کے بغیر مسٹر ٹرومین ایٹم پھینکنے کا حکم جاری نہیں کر سکتے۔ کل ان کی پارلیمنٹ کے ۱۵۰ ارکان نے یہ مطالبہ بھی کیا تھا۔ کہ اگر جنرل میکارتھر کو ایٹم پھینکنے کا اختیار دے دیا جائے۔ تو برطانوی فوجیں فوراً واپس بلالی جائیں گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ خود صدر ٹرومین کے سیاسی خارجی مشیر اس تبصرے سے خوش نہیں ہیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق کینیڈا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے۔ کہ ہمیں کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے جس سے چین کو یہ موقع مل جائے۔ کہ وہ باقاعدہ طور پر جنگ میں کود پڑے۔

موزوں صنعتیں قائم کرکے معیشت میں تنوع پیدا کیا جائے

ڈھاکہ۔ یکم دسمبر۔ آج یہاں ایک جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے اس بات پر زور دیا۔ کہ موزوں صنعتوں کا قیام عمل میں لایا جائے۔ تاکہ ذریعہ معاش صرف زراعت ہی نہ رہ جائے۔ اور نئے نئے روزگار مہیا ہوں۔ اور معیشت میں تنوع پیدا ہو جائے۔ آپ نے مجمع کو بتایا۔ کہ مرکزی حکومت قومی تعمیر کا چھ سالہ منصوبہ تیار کر چکی ہے اور اس میں پہلے ہی مشرقی بنگال کا حصہ بہت زیادہ ہے۔ ویسے بھی آج تک جب بھی مشرقی پاکستان کی طرف سے کسی قسم کی امداد طلب کی گئی ہے۔ مرکز نے اسے امداد دی ہے۔

آپ نے کہا۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے ملک میں فنی کام جاننے والوں کی بڑی قلت ہے۔ لہذا اسے پورا کرنے کے لئے ہم اقوام متحدہ اور دولت مشترکہ کے اداروں سے تعاون کر رہے ہیں اور اس کے لئے ۹۲ لاکھ روپے کی رقم علیحدہ کی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ عنقریب ہی چٹاگانگ اور جزائر کے درمیان سٹیمر سروس شروع کی جائے گی۔ اور کومیلا کے راستے سے بالواسطہ تار کا سلسلہ جاری کرنے کی سکیم بھی زیر غور ہے۔ آخر میں آپ نے بتایا۔ کہ مغربی بنگال کی حکومت سے اس معاملے پر بات چیت جاری ہے۔ کہ وہ مغربی بنگال سے آئے ہوئے مہاجرین کو بسائے۔

بنوں کی اُون فیکٹری کیلئے سرمایہ

مرکزی حکومت خرچ دے گی

کراچی۔ یکم دسمبر۔ مرکزی حکومت نے بنوں میں قائم کی جانے والی اون فیکٹری کے لئے سرمایہ دینا منظور کر لیا ہے۔ اور مطلوبہ مشینوں کے لئے احکام جاری کر دئے گئے ہیں۔ اس بات کا انکشاف آج صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے آج پشاور میں کیا۔

پشاور۔ یکم دسمبر۔ سرحد کے چیف منسٹر نے بتایا۔ کہ ان کی حکومت موم جامے کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے بیرونی ملکوں سے مشینیں منگوا چکی ہے۔

جنگ کوریا

ٹوکیو۔ یکم دسمبر۔ اشتراکی فوجوں کی جنوبی محاذ پر پیشقدمی آج بھی جاری رہی۔ اور اتحادی فوجیں آج دفاعی مورچوں کو مضبوط کرتی رہیں۔ بعض اشتراکی فوجیں اب تانگ چون کے ۱۲ میل جنوب تک پہنچ گئی ہیں۔ آج ہونگ یانگ میں اقوام متحدہ کی فوجوں کو خبردار کیا گیا۔ کہ شاید اشتراکی چھاتہ بردار دستے ان کے پیچھے اترنے کی کوشش کریں۔

آزادانہ استصواب ـــــ یا جنگ

سیالکوٹ۔ یکم دسمبر۔ کل سیالکوٹ میں تقریر کرتے ہوئے آزاد کشمیر کے سابق صدر سردار محمد ابراہیم نے کہا۔ سلامتی کونسل کی جدوجہد سے ہم اکتا چکے ہیں۔ ہماری اس سلسلے کی ساری کوششیں اکارت گئیں۔ وہاں سے اب انصاف کی گنجائش نہیں رہی۔ اب صرف ایک ہی ذریعہ باقی ہے۔ اور وہ یہ کہ دشمن کے جارحانہ اقدامات کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے عوام کمر ہمت باندھ لیں۔ اور اگر ہندوستان استصواب پر آمادہ نہ ہو۔ تو پھر مسئلہ کشمیر کا واحد حل صرف جنگ ہی ہے یاد رکھیئے کشمیر کے بغیر خود پاکستان کی سلامتی خطرے میں آجائے گی۔

معاشرتی خرابیوں کا واحد حل "اسلامی سوشلزم" ہے قبائلیوں کو تعلیم دینے کیلئے حکومت سرحد کا مربوط منصوبہ۔ سرحد کے وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ کا بیان

لاہور۔ یکم دسمبر۔ یہاں وزیر تعلیم سرحد نے بتایا۔ کہ ان کی حکومت قبائلی علاقوں میں تعلیم کی اشاعت کیلئے ایک مربوط منصوبے پر عمل کر رہی ہے۔ شمالی وزیرستان۔ جنوبی وزیرستان اور درہ خیبر کے علاقے میں نیز کوہستانی قبیلے کیلئے اوگی میں ہائی سکول قائم کئے جا چکے ہیں۔ آئندہ مہینے میں مہمند قبیلے کیلئے شب قدر کے مقام پر ایک نیا ہائی سکول قائم کیا جارہا ہے اور اب تک قبائلی علاقوں میں متعدد مڈل اور ۴۰ پرائمری سکول کھل چکے ہیں یونیورسٹی کے قیام سے صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں میں تعلیم کا شوق اور بڑھ گیا ہے۔ اب قبائلیوں کیلئے ایک ہوسٹل بھی تعمیر کیا جارہا ہے۔ آپ نے بیان کے آخر میں کہا۔ پاک ہند برصغیر کی تاریخ میں قبائلیوں نے ایسی دوستی اور تعاون کا کبھی مظاہرہ نہیں کیا جیسا اس وقت وہ پاکستان سے کر رہے ہیں۔

آپ نے کہا۔ میرے خیال میں موجودہ ماحول کا اصل حل "اسلامی سوشلزم" ہی سے ہو سکتا ہے۔ یہی ایک صحت مند معاشرے کی تخلیق میں ممد ہو سکتا ہے۔ اس اصول کے پیش نظر ہم نے وسیع زمینی اصلاحات جاری کی ہیں۔ اور دخیل کاروں کو ملکیت کا حق دے دیا ہے۔ گو زمینداروں کی طرف سے اس کی مخالفت بھی ہوئی ہے۔ لیکن ہم اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اب تک اس سے ۳۰ ہزار افراد مستفیض ہو چکے ہیں۔ اور لاکھوں ایکڑ زمین ان کے قبضہ میں جا چکی ہے۔

آپ نے کہا۔ ہم نے یہ بھی قانون بنا دیا ہے۔ کہ کوئی زمین جو تیس سال سے رہن ہو۔ خود بخود اصل مالک کو منتقل ہو جائے گی۔ اور ابھی وسیع تر زمینی اصلاحات کے لئے مزید مواد فراہم کیا جارہا ہے۔ (اسٹار)

قاہرہ۔ یکم دسمبر۔ کل مصری پولیس نے سات میل دور صحرا سے اسلحہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ برآمد کیا جس میں برطانی اور اطالوی ساخت کے ہتھیار تھے۔ اس کی قیمت کا اندازہ ۵۰ لاکھ پونڈ کیا جاتا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ ذخیرہ بدوؤں کا ہے۔ جو پوشیدہ طور پر فروخت کیا کرتے تھے

واشنگٹن۔ یکم دسمبر۔ کل یہاں وائٹ ہاؤس کے اعلان کے مطابق ایٹم بم پھینکنے کا حکم صرف صدر امریکہ مسٹر ٹرومین ہی جاری کر سکتے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: مسعود روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر کبیر کی تیسویں پارے کی تیسری جلد چھپ گئی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو تفسیر قرآن کریم بنام تفسیر کبیر شروع کی ہوئی تھی الحمد للہ کہ تیسویں پارے کی تیسری جلد (جو سورہ والعٰدیات سے سورہ کوثر تک کی سورتوں کی تفسیر پر مشتمل ہے) چھپ گئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی یہ تفسیر ۲۲×۲۹/۸ سائز کے ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ مجلد کی قیمت چھ روپے آٹھ آنے ہے۔ اگر کوئی دوست اسے غیر مجلد ہی حاصل کرنا پسند فرمائیں تو وہ بہت جلد مطلع فرمائیں۔ ان سے قیمت پانچ روپے فی جلد لی جائے گی۔ اس کی قیمت فوری طور پر پیشگی بھجوانے کی صورت میں اس کے ختم ہو جانے کے خطرہ سے دوچار نہیں ہونا پڑے گا۔ جو دوست فوری طور پر رقم نہ بھجوا سکیں۔ وہ آرڈر دے کر اپنے لئے معین تعداد میں جلدیں ریزرو کرا سکتے ہیں۔

لہٰذا احباب جلد از جلد مطلوبہ تعداد کے بموجب اپنی رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بحساب تفسیر کبیر بھجوا دیں۔ وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ پنجاب

"اسلام اور ملکیت زمین" کا سندھی ترجمہ شائع ہو گیا۔

احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ضرورت وقت کو پورا کرنے والی بے نظیر تصنیف "اسلام اور ملکیت زمین" کا سندھی ترجمہ حضور ہی کے ارشاد پر تیار ہو کر تحریک جدید کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ ابھی چند دن ہوئے کہ وزیر اعظم سندھ نے اپنی جیکب آباد کی تقریر میں ایک بار پھر اعلان فرمایا ہے کہ بڑی زمینداریاں جلد ختم کر دی جائیں گی۔ چونکہ وہ اس بات کو اسلام کی تعلیم کے مطابق سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ یہ کتاب جملہ اراکین حکومت سندھ اور ممبران کونسل اور زمینداروں اور سیاست دانوں اور کمیونزم زدہ نوجوانوں وغیرہ کے ہاتھ میں پہنچا دی جائے تاکہ وہ لوگ اس بارے میں اسلام کی تعلیم سے واقف ہو کر اسلام کے نام پر ہونے والی اس کارروائی کو روک دیں۔ اور اس میدان میں بھی اسلام کی فتح ہو۔

پس جماعتیں اور احباب مطلع فرمائیں کہ وہ اس کار ثواب میں کس قدر حصہ لینا چاہتے ہیں۔ اور ان کو اس کتاب کے کتنے نسخوں کی ضرورت ہے۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ آٹھ آنے ہے اور ملنے کا پتہ محمد عظیم صاحب تاجر کتب شکارپور سندھ ہے۔ ڈاکٹر اخوند عبد العزیز میڈیکل آفیسر تحصیل جیکب آباد (سندھ)

تقرر امراء جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل امراء و نائب امراء کا تقرر ۳۰ر اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور فرما لیا ہے متعلقہ جماعتیں نوٹ فرما لیں۔

(۱) مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

(۲) " مخدوم محمد یوسف صاحب بی۔ اے امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع شاہپور

(۳) " مولوی محمد یوسف صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ ضلع شاہپور نائب امیر

(ناظر اعلیٰ ربوہ)

ربوہ میں زنانہ احمدیہ کالج کا اجراء

بہت دیر سے احباب جماعت کی طرف سے یہ خواہش کی جا رہی تھی کہ مرکز میں احمدی بچیوں کے لئے ایک کالج کھولا جائے۔ تاکہ ہماری احمدی لڑکیاں موجودہ زہریلی فضا سے الگ رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں اور دنیوی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔ سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال یعنی مئی ۱۹۵۱ء میں لڑکیوں کا کالج کھول دیا جائے۔ جس میں فی الحال دینیات۔ انگریزی۔ عربی۔ تاریخ۔ اقتصادیات اور اردو مضامین پڑھائے جائیں گے۔ جو دوست اپنی لڑکیوں کو میٹرک یا ایف۔ اے کے بعد ربوہ اعلیٰ تعلیم کے لئے بھجوانا چاہیں وہ ابھی سے اطلاع دیں تاکہ اندازہ کیا جا سکے کہ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے کتنی طالبات آئیں گی۔ فیس ایف۔ اے کی آٹھ روپے اور بی۔ اے کی دس روپے ماہوار ہوگی کالج کے ساتھ طالبات کے لئے ہوسٹل کا انتظام بھی ہوگا۔ فی الحال اس بارے میں جملہ خط و کتابت خاکسار کے ساتھ کی جائے۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

جماعت احمدیہ کے نام سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے پیغام پر

مخلصین جماعت کا والہانہ لبیک

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضور ایدہ الودود کا پیغام خطبہ جمعہ میں سنا باوجود کم مائیگی و تنگدستی کے حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے خاندان کے مزید تین افراد کو تحریک جدید دفتر دوم میں شامل کرتا ہوں . . . . میں جانتا ہوں کہ میری یہ حقیر سی رقم آٹے میں نمک کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ تاہم خدا کا نام لے کر اسی پر توکل کرتے ہوئے یہ مبارک کام شروع کرتا ہوں۔ خدا کرے ہمارے قدم قربانی کے میدان میں کبھی پیچھے نہ ہٹیں۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ فتح و نصرت کا دن لے آئے وما توفیقنا الا باللہ ربنا تقبل منا انک السمیع العلیم والسلام صدیق احمد لائل پوری درویش قادیان

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

چندہ الگ ہے اور زکوٰۃ الگ ہے۔

مالی عبادت میں زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی کئی چندے شامل ہیں۔ جو لازمی قرار دیئے گئے ہیں اور جو شخص ان چندوں کو متواتر تین ماہ تک ادا نہیں کرتا۔ وہ اپنے اس فعل سے جماعت احمدیہ سے دوری ظاہر کرتا ہے۔ بعض احباب صرف چندہ ہی ادا کرتے ہیں۔ اور ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ نہیں دیتے حالانکہ چندہ علیحدہ اور زکوٰۃ علیحدہ ادا کرنی لازمی ہے۔ یعنی جو رقم زکوٰۃ کی نیت سے ادا کی جائے صرف وہی زکوٰۃ میں شامل ہے نہ کہ تمام چندے۔ لہٰذا جن احباب پر زکوٰۃ واجب ہو انہیں چاہیئے کہ زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں۔ زکوٰۃ مندرجہ ذیل چیزوں پر واجب ہے۔

سکے۔ اونٹ۔ گائے۔ بھینس بکری۔ بھیڑ۔ دنبہ (خواہ نر ہو یا مادہ) تمام غلے۔ کھجور۔ مال تجارت وغیرہ (نظارت بیت المال ربوہ)

سیکرٹری صاحبان مال کیلئے ضروری اعلان

بعض اشخاص اور سیکرٹریان مال بذریعہ منی آرڈر چندہ بھجواتے وقت کوپن پر تفصیل درج نہیں کرتے اور نہ بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ایسی رقوم متعلقہ جماعت یا فرد کے کھاتہ میں محسوب نہیں ہو سکتیں اور مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ ایسی رقوم کی تفصیل حاصل کرنے کے لئے بذریعہ خط و کتابت اور اعلان اخبار الفضل نہیں دینی پڑتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے تو بمطابق فیصلہ مجلس مشاورت وہ رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جاتی ہیں۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹری صاحبان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ رقم بھیجتے وقت اس کی تفصیل بھی ساتھ ہی بھیج دیا کریں۔ ورنہ نظارت ہذا مجبور ہوگی کہ ایسی رقوم تین ماہ کے بعد چندہ عام میں منتقل کر دے۔ اگر اس وجہ سے جماعتوں کے حسابات میں خرابی پیدا ہوئی تو اس کی ذمہ داری نظارت ہذا پر نہ ہوگی۔ (ناظر بیت المال)

نمائش دستکاری برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء

حسب سابق جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دستکاری کی نمائش لگائی جائے گی انشاء اللہ۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ وہ صحیح رنگ میں حصہ لیں اور ہر قسم کی دستکاری کی چیزیں تیار کر کے بھجوائیں۔ لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ اشیاء خوشنما اور ارزاں ہوں۔ صرف نمائشی چیزیں نہیں لی جائیں گی ہر قسم کی دستکاری پر ایک انعام ہوگا جو اس قسم کی بہترین چیز پر دیا جائے گا۔ انعامات مندرجہ ذیل ہوں گے۔

(۱) بہترین کشیدہ کاری پر انعام (۲) بہترین ٹانکے پر انعام (۳) بہترین سلائی پر انعام (۴) بہترین پینٹنگ پر انعام (۵) مختلف ملی جلی چیزوں پر دو انعام۔ تمام بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس نمائش کی تیاری میں حصہ لیں۔ تمام اشیاء کم از کم ۲۰ر دسمبر تک استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ منتظمہ نمائش ربوہ ضلع جھنگ کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ ضلع جھنگ

درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی ملک محبوب الٰہی بی۔ ایس سی واقف زندگی تعلیم الاسلام کالج لاہور بعارضہ بخار بیمار ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (جمعدار) محمد یعقوب بھیروی ازپشاور چھاؤنی

(۲) بابو عطاء اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ کی اہلیہ اور ان کی لڑکی بشریٰ بیگم اور ان کا لڑکا سیف اللہ سخت بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں خاکسار ڈاکٹر دین محمد شہر گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲ دسمبر ۱۹۵۰ء

بہشت آنجا کہ آزارے نہ باشد

پروفیسر سی۔ اے کولسن ایف آر ایس کا ایک مقالہ "کیا سائنس سب کچھ کر سکتی ہے" "پاکستان ٹائمز" کے گزشتہ سنڈے ایڈیشن میں شائع ہوا ہے اس میں آپ نے اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ باوجودیکہ سائنس کی نئی نئی ایجادات نے انسان کے ہاتھ میں عظیم الشان قوت کے خزانے دے دیئے ہیں۔ اور علم میں اس نے بہت ترقی کر لی ہے تاہم سائنس اور علم کو انسانی حیات کی بہبودی کے لئے مکتفی نہیں سمجھا جا سکتا۔ بے شک آج ایک سائنسدان کو جو کچھ آپ کہیں بنا سکتا ہے۔ وہ صحرا کو زرخیز کر سکتا ہے۔ طب کے عظیم الشان کارنامے دکھا سکتا ہے۔ لیکن جو طاقت انسان کو سائنس دیتی ہے وہ علم کی وجہ سے ہے۔ علم کے بغیر طاقت سخت ضرررساں ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہٹلر کی مثال سے ثابت ہے۔ اس نے اندھی طاقت کو بغیر علم کے استعمال کیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی تباہ ہو گیا۔

پروفیسر کولسن فرماتے ہیں "کیا ہماری سائنس کا بھی یہی نتیجہ برآمد ہو گا؟ کیا ہمیں اس علم کو جو ہم نے فطرت سے اتنی محنت اور مشقت سے اخذ کیا ہے صرف ہائیڈروجن بم کی تیاری میں صرف کرنا چاہیئے۔ جو پھر پھٹ جائے گا۔ اور ہماری تمام تہذیب کو تباہ کر دے گا۔ یہ انسان کو تقدیر کا چیلنج ہے۔ کہ اس علم اور اس طاقت کو تم کس طرح استعمال کرتے ہو؟

یہ ہمارے زمانہ کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ ایٹم بم بنانا زندگی اور موت کے پیچ در پیچ اسرار اور ہر چیز کے معنی کے مقابلہ میں ایک بچے کا کھیل ہے۔ سائنس مدد دے سکتی ہے مگر وہ ان سوالوں کا جواب نہیں دے سکتی۔ یہ زندگی کو کیمیاوی ادل بدل کی اصطلاحات میں بیان کر سکتی ہے اور ہڈی کے ذرا سے ٹکڑے کو ٹسٹ ٹیوب میں چند ہفتوں تک زندہ رکھ سکتی ہے۔ مگر یہ نہ تو زندگی بنا سکتی ہے اور نہ یہ بتا سکتی ہے کہ زندگی ہے کیا چیز؟

سائنس عظیم ہے یہ شاندار ہے۔ مگر یہ سب کچھ نہیں ہے۔ انسانی زندگی میں علم اور طاقت کے علاوہ اور بھی مؤثرات ہیں۔ دانش اور ایمان ہے محبت اور خوشی ہے۔ طاقت جس کا مقصد نہ ہو نوع انسانی کی تکمیل نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سائنس نے ہمارے لئے نئے مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ ایٹمی طاقت کے زمانہ کی ترقی بعض پسماندہ ممالک کو تین سو سال آگے دھکیل سکتی ہے مگر یہ اسی وقت ممکن ہے کہ انسان مل جل کر رہنا سیکھ لیں۔ ہم سائنس کا پورا پورا فائدہ اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں۔ جب ہم ان اخلاقی ذمہ واریوں کو بھی قبول کر لیں جو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں"۔

اس کے بعد پروفیسر کولسن نے سائنس دانوں کی ذمہ واری پر بحث کی ہے اور کہا ہے کہ "ہماری تمام سائنسی ترقیاں اس وقت تک زیادہ مفید نہیں ہو سکتیں جب تک ہم ہر جگہ ہر انسان کی بہبودی کے لئے انہیں استعمال کرنا نہ جان لیں سائنس انتہا نہیں ہے۔ کیونکہ وہ کبھی مکمل نہیں ہو سکتی۔ مادی اور روحانی ترقی ساتھ ساتھ تکمیل پانی چاہیئے۔

انسانی فطرت میں ہم سب برابر ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے دل کی گہرائی میں یہ محسوس کرتا ہے کہ ہمیں زندگی کی راحت کے حصول زندہ رہنے اور باہمی محبت کے لئے بنایا گیا ہے۔ ہم خوف و ہراس میں لرزتے رہنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے سائنس ہمارے مستقبل کی راہ نما ہو سکتی ہے جو ہمیں دکھائے کہ ہم کیا کیا شاندار ترقیاں کر سکتے ہیں۔ زندگی کو آسان تر خوش آئند تر اور کامل تر بنانے کے لئے ہم کیا کچھ نہیں کر سکتے؟

یہ ایک فطری جذبہ ہے جو ہر انسان میں پایا جاتا ہے۔ پروفیسر کولسن نے اپنے اس فطری جذبہ سے متاثر ہو کر فرمایا ہے انسانی فطرت کی گہرائیوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ زندگی ایک جنت بن جائے ع

بہشت آنجا کہ آزارے نہ باشد

مگر انسان نے اس خواہش کو اپنے لئے وجہ دوزخ بنا لیا ہوا ہے۔ اس لئے کہ وہ صرف اپنی جنت بنانا چاہتا ہے۔ اور اس کوشش میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دوزخ بنا کے رکھ دیتا ہے۔

دنیا میں پہلے بھی ایسے دانشمند ہوئے ہیں جنہوں نے پروفیسر کولسن سی باتیں فرمائی ہیں مگر آج یہ آواز اور ہی معنے رکھتی ہے۔ دنیا نے بے حد مادی ترقی کرلی ہے مگر پھر بھی اس کو راحت نصیب نہیں وہ زندگی کرنا نہیں جان سکی۔ وہ جنت نہیں بن سکی۔ اس لئے وہ پروفیسر کولسن کی زبان سے پکار اٹھی ہے۔

دنیا میں آج تک جتنی تحریکیں اٹھی ہیں خواہ مذہبی ہوں یا دنیاوی صرف ایک اسلام ہی کی تحریک ایسی تحریک ہے، جس کا نام اس تحریک کے کام اور آئیڈیالوجی کے مطابق رکھا گیا ہے۔ اسلام کے معنے وہی ہیں جس کو نامکمل طور پر پروفیسر کولسن نے زندگی کی راحت زندگی کرنا اور محبت کے الفاظ سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایسی زندگی جو تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک جنت ہو جس میں خوف و ہراس کی لرزشیں نہ اٹھتی ہوں۔

لاخوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون

مگر کس قدر حیرت ہے کہ وہ دین جس کا نام ہی اس کی آئیڈیالوجی کا خلاصہ بیان کرتا ہے۔ آج تمام دنیا کے غیر ہی نہیں بلکہ خود اس دین کے پیروؤں کی اکثریت بھی اس دین کی حکومت کا نام سنتے ہی خوفزدہ ہو جاتی ہے کیوں؟

سہ روزہ "کوثر" مورخہ یکم دسمبر کے صفحہ ۳ پر "مولانا مودودی کا پروگرام" کے زیر عنوان معاصر "قومی آواز" کا ایک مقالہ نقل کیا گیا ہے اس میں مقالہ نگار نے مودودی صاحب کے ادعا کا ذکر کرکے لکھا ہے

"مولانا مودودی اپنے آپ کو حق پرست کہتے ہیں۔۔۔۔ ہم مولانا سے اور ان کی جماعت سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ مشرقی بنگال میں غیر مسلموں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کے بارے میں ان کے اصولوں کا کیا حکم ہے۔۔۔

پاکستان سے ہندو کیوں بھاگ رہا ہے؟

اس سوال کا جواب پاکستان سے جو عام طور سے ملا ہے وہ یہ ہے کہ اسکو پاکستان میں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اس کے باوجود وہ بھاگ رہا ہے۔ یعنی وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر محض یونہی جا رہا ہے"۔

یہ تو ہے ایک غیر مسلم ملک کے اخبار کا بیان۔ اب ایک پاکستان کے ہفت روزہ اخبار "آفاق" کا خیال بھی سن لیجئے۔ کچھ روز ہوئے بنیادی حقوق کے متعلق فرقہ اہل حدیث کی ایک کانفرنس ہوئی اس میں انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ملحدین اور مرتدین کے شہری حقوق کا بھی تعین کیا جائے۔ اہل بصیرت جانتے ہیں کہ اس مطالبہ کے پیچھے کیا خوفناک ملائی ذہنیت کام کر رہی ہے۔ اس پر معاصر "آفاق" لکھتا ہے۔

جماعت اہلحدیث نے اس سلسلے میں ایک قرارداد میں صنوریہ کہا ہے کہ

"مرتدین اور ملحدین کی سرکوبی کی دفعہ بھی پاکستان کی اسلامی حکومت کے دستور میں شامل کی جائے"۔

کاش یہ بزرگ مرتدین اور ملحدین کا تعین فرما دیتے تاکہ ان کے اس دستور کے نفاذ سے پہلے جن لوگوں کو اپنی جان عزیز ہے وہ پاکستان سے نکل جاتے اور پاکستان صحیح معنوں میں پاکستان یعنی اہلحدیثستان بن جاتا" آفاق ۲۶ نومبر

پاکستان کے رہنے والے مسلمان اور غیر مسلم سب جانتے ہیں کہ پاکستان میں غیر مسلم کس چین اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پھر اس سوال کا خواہ درست ہو یا نادرست جو لکھنؤ کے "قومی آواز" نے پوچھا ہے کہ "پاکستان سے ہندو کیوں بھاگ رہے ہیں؟ صرف یہ جواب کہ وہ "یونہی بھاگ رہے ہیں وجہ کچھ بھی نہیں"! کوئی تسلی بخش جواب نہیں کہا جا سکتا۔ اس سوال کا جواب جو ہفت روزہ "آفاق" نے دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو اسلامی حکومت ملا قسم کے لوگ یہاں قائم کرنا چاہتے ہیں اس سے ڈر کر نہ صرف ہندو اور دوسرے غیر مسلم بلکہ خود مسلمان کہلانے والے بھی جن کو یہ ملا ملحد اور مرتدین قرار دیتے ہیں بھاگ جانے کے لئے تیار ہیں۔ اگرچہ یہ ناممکن ہے کہ اب زمین کی چپہ بھر زمین پر بھی ایسے ملاؤں کی حکومت قائم ہو۔ کیونکہ آسمان پر ہمیشہ کے لئے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ مگر اس وقت چونکہ ملا برسر اقتدار آنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس لئے گو وہ کوشش یقیناً ناکام ہو گی۔ پھر بھی جو تصور اسلامی حکومت کا ان لوگوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ اتنا خوفناک ہے کہ لوگ اسلامی حکومت جیسا پاک نام سنکر کانوں پر ہاتھ دھرنے لگ جاتے ہیں۔

"قومی آواز" کا مقالہ نقل کر کے معاصر "کوثر" لکھتا ہے کہ

"اس مسئلہ کی وضاحت میں جب تک تفصیل کے ساتھ کچھ نہ کہا جائے اس وقت تک پوری حقیقت سامنے نہیں آئے گی"۔

(کوثر یکم دسمبر)

ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ جو جماعت پاکستان میں اسلامی حکومت کے نام پر وہی ملائی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے۔ جس کے بنیادی حقوق میں "ملحدین اور مرتدین" کے شہری حقوق الگ ہوں گے۔ اور ملحدین اور مرتدین قرار دینا مولویوں کے ہاتھوں میں ہو گا جو جماعت اسلامی حکومت کے معنے اکثریت والے فرقے کی حکومت لیتی ہے۔ وہ "قومی آواز" اور "آفاق" کے خطرات کو کس طرح نری وضاحتوں سے دور کر سکتی ہے۔ جو اسلامی حکومت خود لفظ "اسلام" کی اور اس آئیڈیالوجی کی کھلم کھلا تردید ہو جس آئیڈیالوجی کا یہ نام خلاصہ ہے۔ اس کی کروڑوں وضاحتیں بھی کی جائیں تو کیا فائدہ "اسلامی حکومت" کا نام دینے سے ملاکی حکومت اسلامی حکومت نہیں بن جاتی؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دائمی روحانی زندگی دی گئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جسمانی زندگی کا ذکر بے سود ہے - اور حقیقی اور روحانی اور فیض رسان زندگی وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی زندگی کے مشابہ ہو کر نور اور یقین کے کرشمے نازل کرتی ہو - ورنہ جسمانی وجود کے ساتھ ایک لمبی عمر پانا اگر فرض بھی کر لیں اور فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ ایسی عمر کسی کو دی گئی ہے تو کچھ بھی جائے فخر نہیں - مصر کی بعض پرانی عمارتیں ہزار ہا برس سے چلی آتی ہیں - اور بابل کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں - جن میں الّو بولتے ہیں - اور اس ملک میں اجودھیا اور بندرابن بھی پرانے زمانہ کی آبادیاں اور اٹلی اور یونان میں بھی ایسی قدیم عمارتیں پائی جاتی ہیں تو کیا اس جسمانی طور پر لمبی عمر پانے سے یہ تمام چیزیں اس جلال اور بزرگی سے حصہ لے سکتی ہیں - جو روحانی زندگی کی وجہ سے خدا کے مقدس لوگوں کو حاصل ہوتی ہے -

اب اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ اس روحانی زندگی کا ثبوت صرف ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات بابرکات میں پایا جاتا ہے - خدا کی ہزاروں رحمتیں اس کے شامل حال ہیں - افسوس کہ عیسائیوں کو کبھی بھی یہ خیال نہ آیا - کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی روحانی زندگی ثابت کریں اور صرف اس لمبی عمر پر خوش نہ ہوں جس میں اینٹ اور پتھر بھی شریک ہو سکتے ہیں بے سود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں - اور لاحاصل ہے وہ بقا جس میں فیض نہیں دنیا میں صرف دو زندگیاں قابل تعریف ہیں (۱) ایک وہ زندگی جو خود خدائے حیّ و قیوم مبدء فیض کی زندگی ہے (۲) دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو - سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے - جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے اور یاد رکھو کہ جس میں خدا نمائی زندگی نہیں وہ مردہ ہے نہ زندہ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بد ذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اسکی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے .... اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے - اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے - جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں"- (تریاق القلوب ص۵-۷)

آنحضرت آدم آخر الزمان ہیں

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے خاتمہ کے آدم اور زمانہ کے دنوں کے منتہیٰ تھے - اور آنحضرتؐ آدم کی طرح پیدا کئے گئے - اس کے بعد کہ زمین پر ہر طرح کے کیڑے مکوڑے اور چار پائے اور درندے پیدا ہو گئے - اور جس وقت خدا نے اس مخلوق کو یعنے حیوانوں اور درندوں اور چیونٹیوں کو زمین پر پیدا کیا - یعنے فاجروں اور کافروں اور دنیا پرستوں کے ہر ایک گروہ کو پیدا کیا اور آسمان میں ستارے اور چاندوں اور سورجوں یعنے پاکوں کے نفوس مستعدہ کو ظہور میں لایا تو بعد اسکے اس آدم کو وجود کا خلعت پہنایا جس کا نام محمد اور احمد ہے - صلے اللہ علیہ وسلم - اور وہ آدم کی اولاد کا سردار اور خلقت کا امام اور سب سے زیادہ تقی اور سعید ہے - اور اس کی طرف خدا تعالےٰ کا یہ قول اشارہ کرتا ہے اذ قال ربک للملٰئکۃ الآیۃ اور خدا کی عزت اور جلال کی قسم کہ اذ کا لفظ قطعی دلالت کے ساتھ اس مقصود پر دلالت کرتا ہے اور اگر تو یہود کی طرح نہیں تو آیت کا سیاق سباق تجھ پر اس راز کو کھول دے گا پس شک نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے آدم ہیں اور ارث اس بنی محمود کی ذریت کی بجا ہے اور اسکی طرف خدا تعالےٰ کے اس قول کا اشارہ ہے - انا اعطینٰک الکوثر - پس ان معنوں میں غور اور فکر کر - اور غافلوں میں سے مت ہو - اور ہمارے نبیؐ کی روحانیت کا زمانہ پانچویں ہزار سے شروع اور چھٹے ہزار کے آخر تک کامل ہوا اور اس کی طرف خدا تعالےٰ کا قول اشارہ کرتا ہے کہ لیظہرہ علی الدین اور اس مقام کی تفصیل یہ ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آدم کے قدم پر آئے اور آدم کی روحانیت نے پانچویں دن میں طلوع فرمایا - کیونکہ اس دن تک سب کچھ جو اسکی ہویت کے اجزاء سے اور اسکی ماہیت کی حقیقت سے تھا پیدا ہو گیا - کیونکہ زمین اپنی تمام مخلوق کے ساتھ اور آسمان اپنی تمام مصنوعات کے ساتھ آدم کی ہویت کی حقیقت تھے - گویا آدم کا مادہ جمادی حقیقت سے نباتی حقیقت کی طرف - اور نباتی حقیقت سے حیوانیت کی ہویت کی طرف منتقل ہوا - پھر روحانیت کے طور پر کوکبی کمالات سے قمری کمالات کی طرف اور قمری انوار سے شمسی شعاعوں کی طرف انتقال فرمایا - اور اس راز کو دوسرے لفظوں میں اس طرح پر سمجھنا چاہیئے کہ انسان ایک وقت جماد تھا اور دوسرے وقت نبات اور اس کے بعد حیوان اور اسکے بعد ستارہ اور چاند اور سورج تھا - یہاں تک کہ پانچویں دن وہ سب کچھ جو اسکی فطرت زمینی اور آسمانی قوتوں سے تقاضا کرتی تھی احسن الخالقین خدا کے فضل سے جمع ہو گیا پس تمام پیدائش آدم کے لئے ایک فرد کامل تھا یا اسکے وجود کا آئینہ جسے خدا نے معزز اور مکرم بنایا پھر ارادہ فرمایا کہ پوشیدگیوں کو پورے طور پر ایک ہی شخص میں ظاہر کرے جو ان خصلتوں کا مظہر ہو - پس آدم کی روحانیت نے جامعہ کامل تجلی کے ساتھ جمعہ کے دن آخری ساعت میں تجلی فرمائی یعنی اسی دن جو چھ کا چھٹا ہے - اسی طرح ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا - پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی - جیسا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن سے پیدا ہوئے

اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا - جیسا کہ خدا تعالےٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کی وسعت

"ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اصلاح نہایت وسیع اور عام اور مسلم الطوائف ہے اور یہ مرتبہ اصلاح کا کسی گذشتہ نبی کو نصیب نہیں ہوا - اور اگر کوئی عرب کی تاریخ کو آگے رکھ کر سوچے تو اسے معلوم ہوگا کہ اس وقت کے بت پرست اور عیسائی اور یہودی کیسے متعصب تھے اور کیونکر ان کی اصلاح کی صدہا سال سے نومیدی ہو چکی تھی - پھر نظر اٹھا کر دیکھے کہ قرآنی تعلیم نے جو ان کے بالکل مخالف تھی کیسی نمایاں تاثیریں دکھلائیں اور کیسے ہر یک بد اعتقاد اور ہر یک بدکاری کا استیصال کیا - شراب کو جو ام الخبائث ہے دور کیا قمار بازی کی رسم کو موقوف کیا - دختر کشی کا استیصال کیا اور جو انسانی رحم اور عدل اور پاکیزگی کے برخلاف عادات تھیں سب کی اصلاح کی - ہاں مجرموں نے اپنے جرموں کی سزائیں بھی پائیں جن کے پانے کے وہ سزاوار تھے - پس اصلاح کا امر ایسا امر نہیں ہے جس سے کوئی انکار کر سکے -

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ اس زمانہ کے بعض حق پوش پادریوں نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اس قدر عام اصلاح ہوئی کہ اس کو کسی طرح چھپا نہیں سکتے اور اس کے مقابل پر جو مسیح نے اپنے وقت میں اصلاح کی وہ ہیچ ہے تو ان پادریوں کو فکر پڑی کہ گمراہوں کو رو بہ صلاح کرنا اور بدکاروں کو نیکی کے رنگ میں لانا جو اصل نشانی سچے نبی کی ہے وہ جیسا کہ اکمل اور اتم طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئی - مسیح کی اصلاح میں کوئی بھی اسکی نسبت نہیں پائی جاتی تو انہوں نے اپنے دجالی فریبوں کے ساتھ آفتاب پر خاک ڈالنا چاہا تو ناچار جیسا کہ پادری جیمس کیمرن لیس نے اپنے لیکچر میں شائع کیا ہے جاہلوں کو اس طرح پر دھوکہ دیا کہ وہ لوگ پہلے سے صلاحیت پذیر ہونے کیلئے مستعد تھے اور بت پرستی اور شرک ان کی نگاہوں میں حقیر ٹھہر چکا تھا - لیکن ایسی رائے ظاہر کرنے والے اپنے اس خیال میں سچے ہیں تو انہیں لازم ہے کہ اپنے اس خیال کی تائید میں ویسا ہی ثبوت دیں جیسا کہ قرآن کریم ان کے مخالف ثبوت دیتا ہے یعنی فرماتا ہے کہ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا اور ان سب کو مردے قرار دے کر ان کا زندہ کیا جانا محض اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور بجا کہتا ہے کہ وہ ضلالت کی زنجیروں میں پھنسے ہوئے تھے - ہم نے ہی ان کو رہائی دی وہ اندھے تھے ہم نے ہی ان کو سوجاکھا کیا وہ تاریکی میں تھے ہم نے ہی انکو نور بخشا اور یہ باتیں پوشیدہ نہیں کہیں بلکہ قرآن ان سب کے کانوں تک پہونچا اور انہوں نے ان بیانات کا انکار نہ کیا اور کبھی یہ ظاہر نہ کیا کہ ہم تو پہلے ہی سے مستعد تھے قرآن کا ہم پر کوئی احسان نہیں - پس اگر ہمارے مخالفوں کے پاس کوئی مخالفانہ تحریر اپنے بیان کی تائید میں ایسی ہو جو قرآن کریم کے ہم پہلو تیرہ سو برس سے چلی آتی ہو تو وہ پیش کریں - ورنہ ایسی باتیں صرف عیسائی سرشت کا افتراء ہے - اس سے زیادہ نہیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو مسلماں ہے تو اسلام کو بدنام نہ کر

(از مکرم مولوی دوست محمد صاحب واقف زندگی ربوہ)

(۲)

اسلام کا بھیانک تصور

مذاہب عالم میں جس طرح اسلام کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس نے ہر مسلمان پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ لازم کیا ہے اور تبلیغ سے ایک لمحہ غفلت کئے جانے کو برداشت نہیں کیا۔ اسی طرح اس وقت تمام مسلمان جماعتوں میں سے صرف جماعت احمدیہ ہی یہ امتیاز رکھتی ہے کہ اس نے اپنی مختصر جمعیت کے باوجود ہر ملک میں اپنے تبلیغی مشن کھول رکھے ہیں جن کی بدولت ...... عیسائیوں اور دیگر غیر مسلم اقوام کا ایک مخلص عنصر اسلام کی طرف بڑھ رہا ہے اور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آنے کے لئے بیتاب ہے جماعت احمدیہ کی یہی اشاعتی روح تھی جس پر احمدیت کے معاند چودھری افضل حق صاحب بھی پھڑک اٹھے تھے اور انہوں نے تمام مسلمانوں سے اس کی اقتداء کرنے کی تلقین کی تھی۔ مگر احرار کی اپیل رائیگاں نہ جاتی اگر احراری اصحاب مجلسوں کو گرمانے اور بھولے بھالے مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے اور محض اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے دنیا میں نکل کر قربانی ایثار اور غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے۔ مگر اسلام کے نام پر لاکھوں روپیہ وصول کرنے کے بعد بھی ان کی آتش شکم ٹھنڈی نہ ہو سکی اور اب دو سال طویل خاموشی کے بعد بھی یہ چالاک شکاری پھر جال بچھانے۔ کمندیں ڈالنے اور اپنے ہی بھائیوں کو گرفتار کرنے کے لئے باہر نکل رہے ہیں۔

ان کے پہلی دفعہ خروج کے وقت عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ دجل و تلبیس کا اس سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں جتنا یہ لوگ ظاہر کر رہے ہیں۔ مگر اس دفعہ تو احراریوں نے اپنا گذشتہ ریکارڈ بھی مات کر دیا ہے اور آزاد کا ہر نیا چھپنے والا پرچہ پہلے سے دو قدم آگے ہی ہوتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ردّ مرزائیت کے شوق میں اسلام کے ادنیٰ تصور سے بھی آزاد رہنے کی قسم کھا چکے ہیں۔

اسلام کا ادنیٰ مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید نے دنیا کے سامنے محض منفی پروگرام پیش نہیں کیا۔ بلکہ مثبت پروگرام بھی پیش کیا ہے۔ یعنی ایسا نہیں کہ دنیا کے کسی خاص گروہ یا فرقہ کا ردّ کر کے یہ سمجھ لیا جائے کہ بس اسلام کی اشاعت ہو گئی۔ خدا کی حکومت قائم ہو گئی۔ اور سرور کائنات کی بلند شان کا ظہور ہو گیا۔ مگر یہ عجیب کوتاہ فہمی ہے کہ اس طبقہ کی ساری کوششیں تردید اور ابطال کی حد تک محدود ہیں اور لطف یہ ہے کہ اس تمام جنگ میں ایک ایسی جماعت کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جس نے اکیلے ہونے کے باوجود دشمنان اسلام کی تبلیغی یلغار کو روک کر صحیح اسلامی نظام پیش کر کے قرآنی حکومت کے قریب آنے کے راستے کھول دیئے ہیں۔

جہاں تثلیث کے نعرے تھے وہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی پر درود بھیجے جا رہے ہیں۔ جو کل مغرب سے مشرق میں اس لئے پہنچے تھے کہ ہندوستان کو عیسائیت کا غلام بنایا جائے۔ جماعت احمدیہ کی منظم تبلیغ سے مرعوب ہو کر اپنے گھروں میں دفاع کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

اس سے عجیب بات یہ ہے کہ جب ہماری طرف سے ان بھائیوں کو توجہ دلائی جاتی ہے تو جھٹ گورنمنٹ کو یہ دہائی دینا شروع کر دیتے ہیں کہ:۔

"ہم اپنی حکومت سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا اس ملک میں کسی غیر مسلم کو یہ اجازت ہے کہ وہ مسلمانوں کو مرتد بنائے"

(آزاد ۹ نومبر ۱۹۵۰ء)

مگر چونکہ اسلام کی عزت کا تو خیال نہیں محض جماعت احمدیہ سے بغض ہے اس لئے ساتھ ہی انہیں یہ کھٹکا لگ جاتا ہے کہ کمیونسٹوں۔ بہائیوں اور عیسائیوں وغیرہ کی خلاف اسلام حرکات کو نقصان نہ پہنچے اس لئے انکو کھلی چھٹی دینے کی سفارش کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں چنانچہ کہہ دیتے ہیں کہ:۔

"ان غیر مسلموں کی حیثیت مرزائیوں سے بالکل جداگانہ ہے۔ ہم یہ احتجاج صرف مرزائیوں کے رویّے کے خلاف کر رہے ہیں"

(آزاد ۹ نومبر ۱۹۵۰ء)

اسی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے ایک طرف احمدیوں کو مرتد قرار دے کر ان کے واجب القتل ہونے کی تبلیغی مہم جاری کر رکھی ہے۔ بلکہ کوئٹہ اٹک اور راولپنڈی میں اس پر عمل بھی کروایا جا چکا ہے مگر دوسری طرف پاکستان میں مسلمانوں کا ایک طبقہ عیسائی۔ بہائی اور کمیونسٹ مشنریوں کے پراپیگنڈا سے ارتداد اختیار کر رہا ہے۔ اسلامی تعلیمات سے علمی مجالس میں برملا استہزاء اور تمسخر کئے جا رہے ہیں۔ اسلام کے بنیادی نظام کی حقیقت مسلمانوں کے دلوں سے محو ہوتی چلی جا رہی ہے مگر احرار میں کہ زندگی کی وسیع فرصتوں میں نعرہ لگانے اشتعال انگیزی کرنے اور جماعت احمدیہ کو سنگسار کروانے کی تو فرصت ہے۔ مگر اسلام کے پیدائشی دشمنوں کے خلاف تبلیغی محاذ قائم کرنے کی فرصت نہیں۔ غرضیکہ قرآن مجید کے ۳۰ سیپاروں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس ارشادات کا خلاصہ ان کے نزدیک صرف اور صرف تردید مرزائیت ہے۔ یعنی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنے والی جماعت کی مخالفت۔ کیا اسلام کے نام سے احرار کی یہ شرمناک تعبیریں کبھی بھلائی جا سکتی ہیں۔

اخلاق اسلامی کے خلاف جہاد

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (مسند احمد) یعنی میں اس لئے آیا ہوں کہ کمالات اخلاق کی تکمیل کروں یعنی وہ تعلیم پیش کروں جو بنی نوع انسان کو ان کی سفلی اور مادی پستیوں سے اٹھا دے اور انہیں اخلاق کی بلند چوٹی تک پہنچا دے۔ حضور علیہ السلام کا یہ فرمان اسلام کی روحانی تعلیمات کا بہترین نچوڑ ہے اور اسکو مدنظر رکھنے سے آسانی کے ساتھ یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کسی شخص کا اسلام سے کہاں تک تعلق ہے اسلام کے اس واضح معیار کی روشنی میں جب ہم احرار کے گذشتہ افعال اور موجودہ انداز تبلیغ کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں انتہائی مایوسی ہوتی ہے۔ اس حقیقت کی زیادہ وضاحت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کی اخلاقی تعلیم کا ایک اجمالی نقشہ پیش کیا جائے۔ .... اسلام کی اس بارہ میں اصولی ہدایات یہ ہیں (۱) اپنے تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کے فیصلوں پر سر تسلیم خم کرنا ہی ایمان کی نشانی ہے (انفال) (۲) اللہ اور اس کے رسول سے محبت اور اطاعت ہر مومن کا اولین فرض ہے (مائدہ) (۳) اللہ کے دین کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ سے بلانا چاہیئے۔ (۴) مسلمانوں میں افتراق اور انتشار پیدا کرنا سب سے بڑا جرم ہے۔ (آل عمران) (۵) عوام میں صرف مفید امور کی اشاعت کرو (بقرہ) (۶) کسی گروہ سے اختلاف کا یہ نتیجہ نہ ہونا چاہیئے کہ مسلمان عدل و انصاف سے محاکمہ کرنے کا راستہ بدل دیں (حجرات) (۷) جو چیز تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ اپنے بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ (مسند احمد) (۸) سچائی دیانتداری اور راست بازی ہر معاملے میں برقرار رہنی چاہیئے (توبہ) (۹) ملک و قوم سے کئے ہوئے وعدوں کی پابندی ضروری ہے (بنی اسرائیل)۔ (۱۰) کسی جماعت یا فرد کو ایسے نام سے یاد نہ کیا جائے جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں (حجرات) (۱۱) ایک شخص کے جھوٹا ہونا کی یہ کافی دلیل ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کا چرچا شروع کر دے (مقدمہ صحیح مسلم) (۱۲) بہتان اور افترا پردازی بدترین گناہ ہے (نساء) (۱۳) مومنوں کو یہ اجازت نہیں کہ کسی قوم سے تمسخر یا استہزاء کریں (حجرات) (۱۴) بدزبانی اور بیہودہ گوئی منافق یعنی اسلام کے دشمن کی علامت ہے مومن کی نشانی نہیں (بخاری) یہ وہ اصول ہیں جن کو ہر معاملہ میں پیش نظر رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ احراری زعماء آجکل کس بے دردی سے ان کو فراموش کر رہے ہیں اور تبلیغ اسلام کے جوش میں اسلام کے اخلاقی نظام کے خلاف جہاد کر رہے ہیں اس پر ایک حد تک روشنی ڈالی جا چکی ہے تاہم اس کی مزید وضاحت کیلئے تازہ ترین مثالیں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ احرار کی سرگرمیوں کا اسلام کے اخلاقی اصولوں کی روشنی میں مطالعہ کریں اور اس گم کردہ راہ کارواں کو اخلاق و محبت سے سمجھانے کی کوشش جاری رکھیں۔

خدائے قدوس کے نام سے گستاخی

ان دنوں احراری اپنے تئیں "تخت ختم نبوت" کی پاسبانی کے ٹھیکیدار سمجھے بیٹھے ہیں۔ مگر ان کے دل میں خالق تخت ختم نبوت کی کیا عزت ہے اس کا اندازہ ذیل کی تحریر سے فرمائیے۔

"مجھے اس چیز کا حق پہنچتا ہے کہ میں رب قادیانی ثانی ہونے کا دعویٰ کروں۔ کیونکہ مجھ سے پیشتر ایک بندو نے رب قادیانی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اس کے بعد میں نے۔ اور میرے بندے اسقدر نااہل ہیں کہ مجھے پہچانتے ہی نہیں۔ مسلمانوں کے خدا نے ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر بنائے اور میں چپ رہا اور میں نے بھوک سے مرتے ہوئے ایک نبی بنایا اور مسلمان لوگ اب غل مچاتے ہیں اور میرے بندے کو کافر کہتے ہیں۔" (آزاد ۲۳ نومبر ۱۹۵۰ء)

خدائے قدوس کے نام سے یہ گستاخی کچھ کم حیران کن نہیں ہے مگر احراریوں نے اس سے بڑھ کر خدا ناترسی کا نمونہ یہ دکھایا ہے کہ اس تمام گستاخانہ دعویٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے معتقدات کی طرف منسوب کرنے کی انتہائی مجرمانہ کوشش کی ہے اور گویا مسلمانوں کو یہ تبلیغ ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ اور ان کے بانی خدا تعالیٰ کی مقدس ذات کو چھوڑ کر ایک دوسرے خدا کے دعویدار ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تعلیم بار بار شائع ہو چکی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو تمہارے دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا سالانہ اجلاس ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۰ء احمدیہ سکول کے صحن میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترمہ بیگم صاحبہ انوار الحق صاحب P.A.S ڈپٹی کمشنر ضلع سیالکوٹ نے کی۔ جلسہ کی ابتدا اسکول کی ایک متعلمہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ مڈل کلاس کی رخصت ہونے والی طالبات نے موثر انداز میں اس سکول میں گذارے ہوئے ۸ سال کے تاثرات بیان کئے اور اس خیال کا اظہار کیا کہ اگر یہ ہائی سکول ہوتا تو انکی دینی تعلیم تسلی بخش ہوتی۔ ایک پروگرام تیار کیا گیا تھا جس میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور چیدہ چیدہ واقعات زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کئے گئے تھے۔ اس پروگرام کو ۱۰ لڑکیوں نے نہایت احسن طریق پر سرانجام دیا۔ یعنی باری باری لڑکیوں نے سلسلہ وار مختلف واقعات پیش کئے۔ اس کے علاوہ طالبات نے نغمے۔ نعتیں اور قومی ترانے بھی پیش کئے۔ اس کے بعد سیدہ سلامہ اسلم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالنے کے بعد مسلمان عورتوں کو بیداری پیدا کرنے اور بچوں کے سینوں میں ایمان پیدا کرنے اور ان کو جوانمردی کے سبق سکھانے کی تلقین کی۔ بعد ازاں محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے قرآن کریم کی آیات اقرأ باسم ربک الذی خلق تلاوت فرمائیں۔ اور تعلیم کی ضرورت کو وضاحت سے بیان فرمایا۔ آپ نے مسلمانوں کی خراب حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے نہایت جامع الفاظ میں وضاحت فرمائی۔ کہ ہماری موجودہ حالت کی وجہ محض قرآن کریم کی تعلیم سے عدم دلچسپی ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کی تعلیمات کو ہر وقت مدنظر رکھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہماری قوم دینی اور دنیاوی لحاظ سے انتہائی بلندیوں تک نہ پہنچے۔ بیگم انوار الحق صدر جلسہ نے سکول کی رپورٹ اور طالبات کے مضامین کو بہت پسند کیا۔ اور فرمایا کہ آپ کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ سکول جلد از جلد ہائی کلاسز تک ترقی کر جائے۔ تاکہ طالبات قرآن پاک کی تعلیم اس سکول میں رہتے ہوئے کسی حد تک مکمل کر سکیں چونکہ وقت زیادہ ہو چکا تھا۔ اس لئے جلسہ کی بقیہ کاروائی کو بند کرنا پڑا۔ عربی اور دینیات میں اچھے نمبر حاصل کرنے والی طالبات کو انعامات دیئے گئے جو کہ بیگم صاحبہ ڈی۔ سی صاحب نے تقسیم کئے جلسہ میں شامل ہونے والی خواتین کی تعداد ۶۰۰ کے قریب تھی۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا اس طرح شام کے وقت احمدیہ گرلز سکول کا چوبیسواں سالانہ اجلاس دعا کے بعد برخواست ہوگیا۔ (عزیزہ فیضی اسسٹنٹ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ)

چندہ مسجد ہالینڈ اور لجنات اماء اللہ کا فرض!

مسجد ہالینڈ کے لئے احمدی مستورات سے چندہ کی تحریک کئے ہوئے قریباً دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اس جماعت کی عورتوں سے جنہوں نے تین چار ماہ کے اندر مسجد لندن کے لئے ستر ہزار روپیہ جمع کر دیا تھا۔ ایک بار پھر خدا تعالیٰ کا گھر بنانے کی اپیل کی گئی۔ گو جماعت اس وقت سے بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے۔ لیکن چندہ کی طرف عورتوں نے بہت ہی بے توجہی برتی ہے۔ ساٹھ ہزار کا مطالبہ کیا گیا تھا جس میں سے ابھی صرف تیس ہزار روپیہ جمع ہوا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ عورتوں نے اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا۔ ورنہ وہ اپنی ہر ضرورت کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کے نام کی اشاعت کے لئے روپیہ ضرور دیتیں۔

یہ قربانی کے موقعے بار بار میسر نہیں آتے۔ بہنوں کو چاہیئے۔ کہ مسجد ہالینڈ کے چندہ کے لئے جو انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ اسے جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور جن بہنوں نے ابھی تک اس چندہ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ ان کو اس چندہ میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ کوئی بہن اپنی لاعلمی کی وجہ سے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ ہماری پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ کوئی احمدی عورت ایسی نہ رہے جس نے اس چندہ میں حصہ نہ لیا ہو۔ پس اس اعلان کے ذریعہ میں تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داروں کو توجہ دلاتی ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی لجنہ کی مستورات میں اچھی طرح اس بات کی تحقیق کریں۔ کہ کوئی عورت اس تحریک سے لاعلم تو نہیں رہ گئی۔ ہر عورت کے کانوں تک چندہ مسجد ہالینڈ کی تحریک پہنچا دی جانی چاہیئے۔ اور جنہوں نے چندے کے وعدے لکھوائے ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی تک ادا نہیں کئے۔ ان سے جلد سے جلد چندہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور جنہوں نے نہ ابھی تک چندہ دیا اور نہ چندہ کا وعدہ لکھوایا۔ اس سے وعدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہر لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داروں کا فرض ہوگا۔ کہ اس اعلان کو پڑھ کر اطلاع دیں کہ انہوں نے مسجد ہالینڈ کے چندہ کی وصولی کے لئے کیا کوشش کی۔ اور ان کی کوشش کس حد تک کامیاب ہوئی۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

فصل ربیع سیلاب کے بعد

(از خان عبد الرحمٰن خان صاحب ڈائرکٹر زراعت پنجاب)

ستمبر ۱۹۵۰ء کا ستمگر مہینہ ہمیں ہمیشہ یاد رہے گا۔ ان دنوں دریائے راوی اور دریائے چناب میں طغیانی آئی۔ دریا تو دریا ہمارے نالوں۔ نالہ بھیڈ۔ نالہ ڈیک۔ نالہ پلکھو اور نالہ ڈیگ نے بھی غضب ڈھایا۔ راوی۔ چناب اور ان نالوں کا پانی چڑھا۔ اور اس نے ہمارے گیارہ اضلاع کے چودہ لاکھ ایکڑ رقبہ میں قیامت کا عالم برپا کر دیا۔ حضرت نوحؑ کا طوفان تو سنتے آئے تھے اس سیلاب نے اس کا نمونہ پیش کر دیا۔ یہ کس کے وہم و گمان میں آ سکتا ہے۔ کہ پانی جو کہ حیوانات اور نباتات کی زندگی کا ایک بہت بڑا اور ضروری جزو ہے انسانوں حیوانوں اور پودوں کو موت کے گھاٹ اتار دیگا۔ اللہ اللہ وہ کیا سماں تھا۔ جب پنجاب کی چودہ لاکھ ایکڑ زمین پر پانی سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ کھیتوں میں اور سڑکوں پر تقریباً چھ فٹ گہرا پانی بہہ رہا تھا چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں اس بڑے سمندر میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ درخت اکھڑ رہے تھے۔ اور ان کی خاص تعداد بہتے ہوئے پانی کے تھپیڑے کھا رہی تھی۔ کئی جوار یا باجرہ پانی میں کھڑے اپنی زندگی کے دن پورے کر رہے تھے۔ شہروں اور دیہات کی گلی کوچوں میں اور کھیتوں میں کشتیاں تیرتی پھرتی تھیں۔ گھروں کے گرنے کی آواز اور سیلاب زدہ لوگوں کی چیخ و پکار نے قیامت صغرا کا نظارہ باندھ رکھا تھا۔

سیلاب نے ہمارا بہت نقصان کیا۔ لیکن ہمارے لوگوں نے ہمت نہیں ہاری۔ سیلاب زدہ گاؤں کے علاقہ کے لوگوں نے ٹیلوں پر بسیرا کیا۔ جب دیکھو یہ لوگ اپنے کام میں مشغول ہیں۔ گھر کا سامان ملبہ کے نیچے سے نکالا جا رہا ہے کچی دیواریں بنائی جا رہی ہیں۔ مکان مرمت ہو رہے ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ جو جو کھیت وتر آ رہے ہیں ان میں ہل چل رہا ہے اور فصل کی بجائی بھی ہو رہی ہے اور بونے کے بعد کھیت میں سہاگہ بھی دیا جا رہا ہے اور وٹیں بھی بن رہی ہیں یہ ہے اس سیلاب کی کہانی جو کہ ہمیں ہمیشہ یاد رہے گی۔ اب سیلاب زدہ علاقہ ایک اور خوشکن منظر پیش کر رہا ہے ہر طرف سبز گھاس لہلہا رہا ہے۔ اور درخت بھی ہرے بھرے نظر آ رہے ہیں اچھے پودے۔ بھیڑوں کے ریوڑ اور گلے بھینسوں کے غول چراتے پھرتے ہیں کھیتوں میں ہل چل رہے ہیں اور ربیع کی کاشت بڑے زوروں سے ہو رہی ہے۔ اب ہمارے کھیت ایک عجیب منظر پیش کر رہے ہیں۔ ان علاقوں میں جو سیلاب کی دست برد سے بچ رہے کپاس کی چنائی ہو رہی ہے۔ عورتوں کے گروہ کے گروہ اس کام میں مشغول ہیں کیونکہ سیلاب نے نقصان پہنچایا لیکن کم۔ گنے کو بیلا جا رہا ہے گڑ بن رہا ہے۔ ربیع ترکاریاں یعنی گوبھی۔ شلغم مولی اچھی حالت میں ہیں۔ آلو کی فصل بڑا دلکش نظارہ پیش کر رہی ہے۔ مرچوں کے پودوں پر سبز اور سرخ رنگ کی مرچیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ مالٹے پھلوں سے لدے کھڑے ہیں۔ اور بعض جگہ یہ بازاروں میں آکر بکنے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ تو دیتے کی کھیت اللہ جل جلالہ کی شان کی گواہی دے رہے ہیں۔ ان کے زرد پھول نہ صرف ہمیں ہی بلکہ شہد کی مکھیوں کو بھی بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ جو کہ ان پھولوں سے اس وقت شہد اکٹھا کرنے میں مصروف کار ہیں۔ لطف یہ ہے کہ فصل خریف جو کہ اب اپنے آخری دنوں پر ہے اس کے ساتھ فصل ربیع کے سر سبز کھیت خوب نظارہ پیش کرتے ہیں۔ اگر ایک فصل ختم ہو چکی ہے تو دوسری کی زندگی کا آغاز ہے۔ فصل خریف نے لوگوں کی امیدیں کچھ نہ کچھ پوری کر دی ہیں۔ اور اب فصل ربیع سے زمینداروں اور ... کی امیدیں وابستہ ہیں۔ محکمہ زراعت سے زمینداروں نے دس اقسام کے بیج لئے۔ مسور۔ سرسوں۔ سینجی۔ مٹر رایا۔ جوی۔ برسیم۔ چنا۔ اور گندم یہ وہ فصلیں ہیں جو حضرت انسان کے لئے خوراک مہیا کرتی ہیں اور اس کے جانوروں کے لئے چارہ۔ سینجی۔ مٹر جوی اور برسیم ہمارے جانوروں کا چارہ ہے۔ مٹر عام طور پر ڈیرہ غازیخان اور مظفرگڑھ کے اضلاع میں بویا جاتا ہے۔ اور بویا گیا ہے۔ اس کو وہاں مٹری کہتے ہیں۔ ان سب چاروں میں برسیم نمبر ایک ہے۔ جو کہ اب ان تمام اضلاع میں جہاں نہری یا چاہی آبپاشی ہوتی ہے۔ بویا جا سکتا ہے۔ عام طور پر اسے ماہ ستمبر کے اخیر یا اکتوبر کے شروع میں بو سکتے ہیں۔ لیکن اس دفعہ سیلاب کی وجہ سے اکتوبر میں بویا گیا ہے۔ عام طور پر یہ فصل چار یا پانچ لو دیتی ہے۔ اور ۸۰۰ من سبز چارہ فی ایکڑ پیدا کرتی ہے۔ عام زمینداروں کو معلوم نہیں لیکن اس فصل کا ایک ایکڑ سینجی کے چار ایکڑ کے برابر ہوتا ہے۔ اور پھر جیسا کہ سینجی کی دور سے بو سی آتی ہے۔ اس میں وہ بات نہیں۔ ہمارے جانور اس کو پسند کرتے ہیں۔ اور اس کو کھا کر دودھ زیادہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہے کہ اس کا کتر کر کے جانوروں کو دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر سالم برسیم ڈالی جائے تو چونکہ اس کے پودوں کے تنوں میں ہوا ہوتی ہے اس سے جانور کو اپھارہ ہو جاتا ہے۔ جس برسیم کے کھیت میں جڑی بوٹیاں ہوں اس کھیت کی گوڈی

تپ اطہر احسنہ۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ - مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر کے ان کو نکال دینا چاہیئے۔ اور برسیم کے کھیت کو بونے سے پانچ دس دن بعد پانی بھی دینا چاہیئے تاکہ ساری فصل پھوٹ آئے۔ برسیم چونکہ زمین کو زرخیز بناتی ہے۔ لہٰذا اس کے بعد اس کھیت میں کپاس کی کاشت کرنی بہتر ہے۔ اس وقت چنے کی فصل بھی بڑے مزے میں ہے۔ عام طور پر چنا تقریباً ۱/۲ ۱۸ لاکھ ایکڑ رقبہ میں بویا جاتا ہے۔ اس دفعہ گو سیلاب کی وجہ سے اس کی بجائی کے لئے وقت بہت کم رہ گیا تھا۔ لیکن محکمہ زراعت کے بیج بہم پہنچانے اور زمینداروں کی ہمت سے میرا خیال ہے۔ کہ اس کا رقبہ پچھلے سال سے کچھ زیادہ ہی ہوگا کم نہیں۔ اب چنے کی فصل کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اس میں عام طور پر گوڈی بھی نہیں کی جاتی۔ اور اس وقت ان کو پانی کی بھی ضرورت نہیں۔ لیکن ہاں اگر پھول آنے سے پہلے اس میں بھیڑ بکریاں چھوڑ دی جائیں اور وہ اس نرم نرم کونپلیں کھالیں تو پھر اس کا پودا شاخیں بہت پیدا کرتا ہے اور خشک موسم میں اسکو پھل اور پھول آنے سے پہلے پانی دینا بھی بہت مفید ہے۔ اس وقت پہلے سالوں کی مانند سب سے زیادہ رقبہ گندم کے نیچے ہے۔ عام طور پر پنجاب میں گندم کا رقبہ تقریباً ستر لاکھ ایکڑ کے قریب ہوتا ہے۔ اس سال عام لوگوں کا خیال ہے کہ گندم کا زیر کاشت رقبہ پچھلے سالوں کی نسبت پندرہ ۱۵ بیس ۲۰ فی صدی زیادہ ہوگا۔ ابھی گندم کی کاشت جاری ہے اس مہینے کے آخر تک لوگ گندم بوئیں گے۔ اس سال چونکہ سیلاب کیوجہ سے نشیبی زمینوں میں وتر ۳۰ دسمبر تک نہ آسکے گا اسلئے کھیتوں میں گندم کی بجائی دسمبر کا سارا مہینہ اور جنوری کے پہلے ہفتہ تک کی جاسکتی ہے ان کھیتوں میں چونکہ پچھیتی ہوگی۔ اسلئے ان میں بیج معمولی سے زیادہ ڈالنا ضروری ہے گویا بیج کی شرح تیس سیر فی ایکڑ کی بجائے ایک من فی ایکڑ ہونی چاہیئے گندم کی جو فصل بوئی جاچکی ہے اسکی حالت بہت اچھی ہے۔ گندم کے پودے کا سرو قد تین چار اور اور بعض علاقوں میں پانچ انچ ہوگیا ہے۔ اب اسکی دیکھ بھال کرنی چاہیئے۔ یہ ضروری ہے کہ فصل گندم میں دو ایک گوڈیاں کر دی جائیں تاکہ تمام جڑی بوٹی بھی مرجائے اور زمین کی جو نمی ہے وہ بھی بچ جائے۔ اسکو دو تین اور کبھی چار پانی دیئے جاتے ہیں۔ لیکن گندم کو پہلا پانی جتنی دیر سے دیا جائے اچھا ہے۔ تاکہ گندم کے پودوں کی جڑیں خوب بڑھیں اور مضبوط ہوں۔ آخری پانی اسکو اس وقت دینا چاہیئے جب کہ فصل دانہ بنا رہی ہو اس وقت گندم چنے برسیم اور دیگر فصلوں کے پودوں

کو ہوا میں لہراتا دیکھ کر خداوند کریم کا شکریہ بجا لاتے ہوئے ہمارے منہ سے بے ساختہ نکلتا ہے۔

پاکستان زندہ باد!

درخواستہائے دعا

میں کئی دنوں سے بیمار ہوں اور میرے بچے بھی بیمار ہیں۔ احباب ہمارے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمادے۔

محمد عبد الحق امرتسری گنج مغلپورہ لاہور

(۲) عزیز بشیر الدین کچھ عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے

(سردار مصباح الدین چنیوٹ)

جن احباب کی قیمت اخبار

دسمبر ۱۹۵۰ء

میں ختم ہے

وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں۔ سالانہ قیمت ۲۴ روپے۔ ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی سات روپے۔ ماہوار ۱/۲ ۲ روپے اس شرح مذکورہ کے خلاف جو رقم آئیگی اسکی اڑھائی روپے ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے گا۔ (مینیجر)

صداقت احمدیت کے متعلق

۱/۲ ۱ لاکھ روپیہ کے انعامات

انگریزی و اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خوشخبری

جرمن سائیکل "کورڈز" Cordas "پہنچ گئے"

طویل انتظار کے بعد یہ جرمن سائیکل جو ساخت اور مضبوطی میں مارکٹ کے کسی سائیکل سے کم نہیں ہیں پہنچ گئی ہیں۔ مضبوطی کے علاوہ اس میں نفیس گھنٹی لیمپ پیچھے سرخ شیشہ۔ عمدہ گدی معہ اوزار (بٹوا) بھی موجود ہے

جن احباب نے ہمارے گذشتہ اعلانات پر روپے پیشگی جمع کرائے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی بقیہ رقم ادا کر کے فوراً سائیکل منگوالیں۔ ایڈوانس ادا کردہ احباب کو یہ سائیکل صرف ۔/۱۱۵ روپے میں ملے گی۔ نئے خریدار حضرات ۔/۱۲۵ روپے روانہ کر کے فوراً یہ سائیکل منگوالیں

وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

زد جام عشق۔ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت ساٹھ گولی پندرہ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایٹم بم کی تیاری کیلئے .... ڈالر کا مطالبہ

واشنگٹن یکم دسمبر۔ ایٹم بم کی تیاری میں توسیع اور اس کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے صدر ٹرومین کانگریس سے .... ڈالر کی ہنگامی منظوری کا مطالبہ کرنے والے ہیں۔ توقع ہے کہ ضرورت پڑنے پر یورپی مستقروں سے فوری استعمال کیلئے ایٹم بم موجود رہنے کا فیصلہ کیا جائے گا گو غالباً اس کا اعلان نہیں کیا جائے گا۔ تاکہ ایسے وقت جبکہ اقوام متحدہ مشرق بعید کے اہم مسائل سے دوچار ہے "پرل ہاربر کے قسم کے اچانک حملہ کے لئے مغربی یورپ کو تیار رکھا جائے" برطانیہ اور مغربی جرمنی کو بم بار اور جٹ طیاروں کی بہم رسانی کی رفتار بھی تیز کر دی جائے گی اگرچہ امریکہ کی جنگ کے لئے تربیت یافتہ دستوں کے بیشتر حصہ کی تعیناتی عمل میں آ چکی ہے اور حال میں جو محفوظ دستے طلب کئے گئے ہیں ان کی تربیت نامکمل ہے لیکن اس سے کوئی تعجب نہ ہوگا اگر چند دنوں میں واشنگٹن یورپ کے لئے وعدہ کی ہوئی کمک کے پہلے دستوں کی روانگی کا اعلان کر دے۔ (اسٹار)

معاہدے میں توسیع

نئی دہلی یکم دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ۸ اپریل کو متروکہ جائیدادوں کی مشرقی بنگال آسام مغربی بنگال اور ریاست تریپورہ میں واپس آنے والے تارکین وطن کو واپس کرنے کے متعلق جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس میں ۲۱ مارچ ۱۹۵۱ء تک توسیع کر دی جائے گی۔

تو مسلماں ہے تو اسلام کو بدنام نہ کر

(بقیہ صفحہ ۵)

میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ یہ سن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں ....

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم پر تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب۔ ...... خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یکدفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔" (کشتی نوح)

جماعت احمدیہ جس زندہ اور قادر و توانا خدا پر ایمان لانے کی دعوت دے رہی ہے اس کی علامات کو دیتی طرف منسوب کر کے رب قادیانی ثانی کا دعویٰ کرنا خدائے قدوس کے ساتھ گستاخی نہیں تو اور کیا ہے۔ احراری بتائیں کہ کیا وہ تحفظ ختم نبوت کے جوش میں خدائی کا دعویٰ تو نہیں کر رہے ہیں۔ (باقی)

ایٹم بم کے استعمال کا حکم صدر ٹرومین ہی دے سکتے ہیں

واشنگٹن یکم دسمبر۔ قصر ابیض سے اعلان کیا گیا ہے کہ صدر ٹرومین نے پریس کانفرنس میں ایٹم بم کے استعمال کے متعلق جو اعلان کیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جنرل میکارتھر جب چاہیں بم استعمال کر سکتے ہیں بلکہ ایٹم بم اٹامک انرجی کمیشن کی تحویل میں ہیں اور ان کے استعمال کا حکم صرف صدر ٹرومین ہی دے سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ اٹامک بم کے استعمال کے متعلق امریکہ میں جو قانون بنایا گیا تھا۔ اس کے رو سے تمام اٹامک بم اٹامک انرجی کمیشن کے حوالے کر دیئے گئے تھے۔

امریکی فوجیں کئی محاذوں پر پسپا ہو گئیں

ٹوکیو یکم دسمبر۔ آج آٹھویں امریکی فوج نے دریائے چونگ چون کے کنارے اپنے مورچوں کو خالی کر دیا ہے اور ۲۰ میل کے فاصلہ پر نئے مورچے سنبھال لئے ہیں۔ ٹوک چون کے جنوب مغرب میں جو چینی فوجیں ہیں ان سے مغربی محاذ پر متعدد تمام امریکی فوجوں کے کٹ جانے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ دشمن دباؤ کے پیش نظر ذرائع رسل و رسائل بہت سی مسدود ہو گئے ہیں۔ کہ شمالی مغربی کوریا میں کمیونسٹوں نے جو بڑا جوابی حملہ شروع کیا تھا اس کا زور تین دنوں کی خونریز جنگ کے بعد ختم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ کثیر التعداد کمیونسٹ فوجوں نے جو پیشقدمی شروع کی تھی۔ اس میں کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے اور وہ ۲۵ میل پیشقدمی کر گئی ہیں۔ اور اب وہ تازہ دم کمک اور اسلحہ و گولی بارود کے انتظار میں ہیں اور اس کے ملتے ہی اپنی پیشقدمی جاری کر دیں گی۔ آج دوسرا امریکی ڈویژن اور ترکش بریگیڈ کوریا میں کونازی کے جنوب مشرق میں گھر گیا اور اسے سینکڑوں فوجیوں کا جانی نقصان پہنچا۔

پندرہ سو افراد نے گولیوں کی آتشباری میں جان بچا کر بھاگ نکلنے کی کوشش کی اور وہ سینکڑوں نعشوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کوتاری پر کمیونسٹوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن یکم دسمبر۔ صدر ٹرومین کی پریس کانفرنس کے فوراً بعد مسٹر اٹیلی نے ٹیلیفون پر برطانوی سفیر متعین واشنگٹن سے بات چیت کی۔ صدر ٹرومین کا یہ اعلان برطانوی حکومت کیلئے حیران کن امر تھا

کوریا کا بحران اب بھی حل ہو سکتا ہے

واشنگٹن یکم دسمبر۔ امریکی حکمت عملی اسبارہ میں برطانیہ کی ہم خیال ہے کہ اگر چین موافعی جنگ سے بچنا چاہتا ہے تو کوریا کے بحران کا اب بھی حل ممکن ہے۔ اس دلیل کی وجہ صرف خونریزی بند کرنا ہی نہیں ہے بلکہ اس کا قومی احتمال بھی ہے کہ روس یہ چاہتا ہے کہ امریکہ چین کے ساتھ جنگ میں الجھ جائے تاکہ مغربی یورپ کے دفاع کو مضبوط کرنے والے منصوبے معرض التوا میں پڑ جائیں

وزیر خارجہ مسٹر ایچیسن نے کھلے بندوں اسکا جو اعتراف کیا ہے اس کا بہاں خیر مقدم کیا جا رہا ہے امریکی عوام کوریا کی صورت حال پر سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہے ہیں اور ایٹم بم کے استعمال اور ایسے ہی دوسرے انتہائی اقدام کے مطالبوں کی عام طور پر مذمت کی جا رہی ہے۔ اگر فوجی حالات کے باوجود عوام کے جذبات اسی سطح پر رکھے جا سکیں تو یقین کیا جاتا ہے کہ صدر ٹرومین کو اس کا موقعہ ملے گا کہ وہ ... طور پر احکام متحدہ کے احکام سے چینی سرتابی کا مقابلہ کریں کہ روسی مقصود پورا نہ ہو سکے۔ ممکن ہے کہ ایسا حل نکالا جا سکے۔ جس کے ماتحت چینیوں سے صرف کوریا ہی نہیں بلکہ فارموسا کے متعلق بھی ایک عام سمجھوتہ ہو جائے۔ (اسٹار)

ریاست ہنزہ کو پشاور سے ملانے کیلئے ۴۰۰ میل لمبی سڑک

پشاور یکم دسمبر۔ صوبہ سرحد نے سڑک کی تعمیر کے اپنے سب سے بڑے منصوبہ پر عمل شروع کر دیا ہے۔

یہاں موصول شدہ اطلاع کے مطابق اسوقت ریاست ہنزہ کو پشاور سے ملانے والی ۴۰۰ میل لمبی ایک سڑک زیر تعمیر ہے جو آئندہ سال کسی وقت تک مکمل ہو جائے گی۔ گلگت ایجنسی کو بھی صوبہ سرحد کے دوسرے حصوں سے ملایا جائے گا۔ ایک تنگ سڑک جس پر موٹر چل سکے گی۔ درہ بابوسر سے گذرے گی اور پاکستان کے اس اہم علاقہ میں مواصلات کے مسئلہ کو زیادہ سہل کر دے گی۔

حال تک ضلع ہزارہ گلگت ایجنسی کے علاقہ سے کاروان کے راستہ سے ملا ہوا تھا جو ریاست چلاس سے گذرتا ہوا درہ بابوسر کو جاتا ہے اب اس راستہ پر موٹر چلائی جا سکتی ہے اور ہلکی اور بھاری دونوں قسم کی گاڑیاں اس پر گذر سکتی ہیں۔ (اسٹار)

شامی وزیر اعظم کی شاہ عبداللہ سے ملاقات

عمان۔ یکم دسمبر۔ شام کے وزیر اعظم ڈاکٹر ناظم اللہ سی نے جو عرب دار الحکومتوں کا دورہ کر رہے ہیں یہاں شاہ عبداللہ اور اردن کے وزیر اعظم نیز وزرائے خارجہ دفاع سے ملاقات کی اور فوجی اداروں کا معائنہ کیا۔ ڈاکٹر ناظم اللہ سی سعودی عرب اور عراق کا دورہ کر چکے ہیں اور انہیں توقع ہے کہ وہ آج لبنان روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں سے پھر متوازی سیاسی اور دفاعی گفت و شنید کے لئے وہ قاہرہ جائیں گے۔

انہوں نے یہ کہہ کر اپنے دورہ پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ دورہ ختم ہونے سے پہلے کسی طرح کا بیان دینا ممکن ہے۔ عام طور پر سمجھا جا رہا ہے کہ گفتگو کا اصل موضوع شمالی افریقہ سے لے کر خلیج فارس کے عرب اتحاد کو استوار کرنا ہے تاکہ بین الاقوامی صورت حال سے پیدا شدہ کسی بھی ہنگامی حالت کے مقابلہ کی تیاری کی جا سکے۔ (اسٹار)

پنجاب صوبائی طبی کانفرنس

راولپنڈی۔ یکم دسمبر۔ یہاں کل سے شروع ہونے والی پنجاب صوبائی طبی کانفرنس کے انتظامات پورے زور سے شروع ہو گئے ہیں۔ کانفرنس کا افتتاح وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی کریں گے صوبہ کے ہر حصہ سے حکیم اس کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

کانفرنس کے منتظمین سرکردہ حکماء کا ایک بورڈ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جو ایسے مریضوں کا علاج کریگا جن کے امراض کہنہ ہو چکے ہوں۔ ان کا خیال ہے کہ اس بورڈ کے ذریعہ بڑی حد تک یونانی اور اسلامی علم طب کے کمالات سندی کا مظاہرہ ممکن ہو سکے گا۔ (اسٹار)

برطانوی یونیورسٹیوں کا دورہ

لنڈن یکم دسمبر۔ اس وقت رنگون یونیورسٹی کے رجسٹرار اور ڈین برطانیہ کی یونیورسٹیوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ ایک ہفتہ تک وہ اس کا مطالعہ کریں گے کہ برطانوی یو... ...ل وہ یونیورسٹی ...ریں گے جن میں امتحا... شامل ہیں

چوہدری فضل احمد صاحب
بیرسٹر ڈسٹرکٹ ...
... (امرتسر)